## 9561 ـ كام كى مشقت كى بنا پر نمازيں ادا كرنا مشكل ہے

### سوال

كيا آپ كى رائے ميں روزانہ ايك يا دو نمازيں ترك كرنے والا شخص كافر ہے ؟
عام لوگوں كے ليے روزانہ نماز پنجگانہ ادا كرنا مشكل ہے، جيسا كہ معراج والى حديث ميں بھى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے كہ ميرى امت كے ليے اسے پورا كرنا مشكل ہو گا، ليكن اس كے باوجود انہوں نے ہميں اپنى امت قرار ديا، ہم ايمان كے اصولوں كا اعتقاد ركھتے ہيں، ليكن ہميں ان نمازوں كى كوئى تنخواہ تو نہيں ملتى جس طرح علماء كرام اور نماز پڑھانے والے اماموں كو ملتى ہے، كيونكہ وہ علماء ہيں اور اسلامى مسائل تلاش كرنے كى تنخواہ حاصل كرتے ہيں.
ہمارے بيوى بچے ہيں اور ہميں ان كا خيال ركھنا پڑتا ہے، اور روزى كمانے كے ليے ہميں روزانہ بارہ گھنٹے كام كرنا پڑتا ہے، اس بنا پر ہمارے ليے سارى نمازيں ادا كرنا مشكل ہيں.
چنانچہ كيا آپ پھر بھى ہميں كافر ہى شمار كرتے ہيں، اس كے باوجود كہ ہم بعض نمازيں ادا كرتے ہيں اور زكاۃ بھى ادا كرتے اور رمضان المبارك كے روزے بھى ركھتے ہيں، اور اس كے ساتھ ساتھ ايمان كے اصولوں كے بھى معتقد ہيں، ميرے ليے تو يہ معاملہ بہت اہميت كا حامل ہے ؟

### پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اما بعد: .....

اللہ سبحانہ وتعالى نے اپنے بندوں پر دن اور رات ميں پانچ نمازيں فرض كى اور انہيں پابندى كے ساتھ ادا كرنے كا حكم ديا ہے، اور اس كى پابندى كرنے والوں كى تعريف كى ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور نماز قائم كيا كرو اور زكاۃ ادا كرو اور ركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كرو .

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

نمازوں کی پابندی کرو، اور خاص کر درمیانی نماز کی، اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو .

اور ايك مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے:

یقینا مومن کامیاب و کامران ہوئے جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں .

اللہ تعالی کے اس فرمان تك:

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں .

میرے عزیز بھائی آپ نماز کی پابندی اور اس کا اہتمام کریں، اور نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہوئے اس کے ممد و معاون اسباب پر عمل کر کے کامیاب و کامران افراد میں شامل ہوں، اور اپنے آپ کو ایك یا دو نمازیں ترك کرنے والے پر کافر کا حکم لگانے کے معاملہ مشغول مت کریں، کہ آیا وہ کافر ہے یا نہیں.

کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر عمدا نماز ترك کرےگا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے عذاب سے دوچار کر رہا ہے، اور مومن شخص ایسا کام کرنے کی کوشش نہیں کرتا جس کے متعلق اسے علم ہو کہ یہ سزا کا سبب بنے گا چاہے اسے وہ کفر نہ بھی ہو.

اور پھر نماز پنجگانہ اور باقی اطاعت کے کام اور حرام کاموں سے اجتناب اس وقت نہیں ہو سکتا جب تك کہ صبر نہ کیا جائے، اور پھر طبعی طور پر ناپسندیدہ ہیں، کیونکہ یہ انسان اور اس کی شہوات و خواہشات کے مابین حائل ہو جاتی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جنت کو ناپسندیدہ اشیاء کے ساتھ گھیرا گیا ہے "

اور پھر دین اسلام میں نماز کا معاملہ بہت ہی زیادہ عظیم ہے اسی لیے مکلف شخص جب تك زندہ اور عقلمند ہے اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی نے اس نماز کی فرضیت میں اپنے بندوں پر بہت آسانی پیدا فرمائی ہے، چنانچہ بندوں کے لیے سفر میں نمازیں جمع اور قصر کرنی مشروع کی اور مشقت اور حرج کی صورت میں حضر میں نمازیں جمع کرنا مباح کیا.

اور مریض کے لیے مباح کیا کہ وہ اپنی حالت اور استطاعت کے مطابق بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا پھر پہلو کے بل نماز ادا کرے، اس سے علم ہوا کہ روزی کمانا نماز ترک کرنے کے لیے عذر نہیں، لیکن عام عادت سے ہٹ کر مشقت ہو تو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع تاخیر یا تقدیم کر کے ادا کرنی مباح ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے تو نماز جمعہ کے لیے تجارت اور خرید و فروخت ترك کرنے کا حکم دیا، اور جن لوگوں کو تجارت اور خریدوفروخت اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ان کی تعریف کی ہے.

ہمارے عزیز بھائی آپ بھی نماز پنجگانہ بروقت اور باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس کی حرص رکھیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" باجماعت نماز ادا کرنا انفرادی نماز سے ستائیس درجہ بہتر ہے "

اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی خوشنودی اور جنت کے حصول کے لیے نماز پنجگانہ سب سے بہترین اور عظیم سبب ہے، اور مطلب اعلی بھی یہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ رزق میں آسانی کا باعث بھی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیں اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے روزی طلب نہیں کرتے بلکہ تجھے روزی دیتے ہیں، اور اچھا و بہترین انجام متقي لوگوں کے لیے ہی ہے .

لہذا مسلمان شخص لوگوں سے اپنے رب کی عبادت کی کوئی اجرت نہیں لیتا، بلکہ وہ تو نماز اللہ تعالی کے لیے ادا کرتا ہے، اور روزہ اللہ کے لیے رکھتا ہے، اور حج اللہ کے لیے کرتا اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھتا ہے.

اس لیے آپ کا یہ کہنا کہ: " جس طرح امام کو تنخواہ اور اجرت حاصل ہوتی ہے اس طرح ہمیں نماز ادا کرنے کی اجرت نہیں ملتی "

یہ آپ کے تصور کی غلطی اور قول غلط ہے، کیونکہ امام کے لیے نماز کی ادائیگی پر اجرت لینی جائز نہیں، امام یا مؤذن حضرات اس ڈیوٹی کی اجرت لیتے ہیں جس کی بنا پر انہیں ہر وقت حاضر ہونا پڑتا ہے ( تا کہ وہ امامت و خطابت اور فتوی اور قضاء وغیرہ کے لیے فارغ ہو سکیں ) مسلمان کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ امامت یا مؤذن کی ڈیوٹی بغیر کسی اجرت کے دے اور اللہ تعالی سے اس کا اجروثواب حاصل کرے.

عزیز بھائی آپ کا یہ کہنا کہ: " ہمارے بیوی بچے اور خاندان ہیں .... " یہ بھی نماز ترک کرنے کا عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ آپ کو نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالنا ہو گا، اور یہ وقت بالکل قلیل ہے، چنانچہ ہر نماز کی ادائیگی اور اس کی تیاری کے لیے پندرہ منٹ سے زیادہ صرف نہیں ہوتے، اور اگر آپ روزی کمانے کی خاطر اگر کوئی نماز چھوڑ دیں تو ہم یقینی طور پر آپ کو کافر تو نہیں کہتے، لیکن اتنا ہے کہ ہم یہ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں.

جواب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ عام حالت سے ہٹ کر حاصل ہونے والی مشقت کی بنا پر ظہر اور عصر کی نماز جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر سکتے ہیں، جیسا کہ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر اس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے، نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تك ہے.

اللہ تعالی اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں ہماری مدد ومعاونت فرمائے.